سوال

عقدنکاح کے وقت یہ شرط لگائی کہ کچھ مہر والد بھی لے گا

جواب

لحمدللہ.

ں :

مسئلہ :

اورجب شادی اس شرط پرہوکہ ایک ہزارلڑکی کواورایک ہزاراس کے والدہ کودے گا ، یہ جائز ہے ، اگراس نے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی ۔ ۔

مجمل طورپراس معاملہ میں عورت کے والد کے لیے جائزہے کہ وہ بیٹی کے مہرمیں سے اپنے لیے بھی کچھ مخصوص کرنے کی شرط رکھے ۔

اسحاق رحمہ اللہ تعالی کا یہی کہنا ہے ۔ اوریہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ تعالی نے جب اپنی بیٹی کی شادی کی توا پنے لیے دس ہزارکی شرط رکھی تھی ، اوران دس ہزارکومساکین اورحج میں تقسیم کردیااورپھرخاوند کوکہنے لگے اپنی بیوی کوتیارکرو ۔ علی بن حسین رحمہ اللہ تعالی سے بھی ایسی روایت ملتی ۔

اورعطاء ، طاؤس ، عکرمہ ، عمربن عبدالعزیز ، ثوری ، ابوعبیدرحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مکمل مہر عورت کا ہی ہوگا ، اس لیے مہر توصرف عورت کے لیے وہی واجب ہے کیونکہ یہ اس کے اپنے آپ کوسپرد کرنے کے بدلہ میں ہے ۔

لیکن ہماری دلیل شعیب علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

میں تیرے ساتھ ان دوبیٹیوں میں سے ایک کا نکاح اس شرط پر کرنا چاہتا ہوں کہ میری آٹھ برس تک خدمت کرو ، توانہوں نے مہرملازمت مقررکی کہ بکریاں چرانی ہیں اوریہ شرط اپنے لیے لگائی ۔

اورپھر والد کے لیے جائزہے کہ وہ اولاد کا مال لے لے ، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تواورتیرامال تیرے والد کا ہے) ۔

اورایک حدیث میں یہ فرمایا :

(بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری سب سے بہتر کمائی ہے لھذا تم ان کے مال سے کھاؤ) ابوداود ، سنن ترمذي ، امام ترمذی نے اسے حسن قراردیا ہے ۔

تواس طرح اگروالد مہرمیں سے کچھ خودلینے کی شرط لگاتا ہے تووہ بیٹی کے مال سے لینا ہوگا جوکہ اس کے لیے جائز ہے ، کیونکہ والدجوچاہے لے اورجوچاہے نہ لے ، جب والد بغیرکسی شرط کے مالک بن سکتا ہے تواسی طرح شرط سے بھی لے سکتا ہے ۔

اس میں شرط یہ ہے کہ والد اپنی بیٹی کا مال ضائع کرنے اورچھیننے والا نہ ہواگرایسا کرنے والا ہوتوپھرشرط صحیح نہیں ہوگی ، اور مکمل مہر بیٹی کوملے گا ۔

اورایک جگہ پرکہتے ہیں :

فصل : اگروالد کے علاوہ اولیاء میں سے کوئی اورشرط لگائے مثلا دادا ، نانا ، بھائی ،چچا توپھرشرط باطل ہوگی ، امام احمد نے یہی کہا ہے اور مکمل مہر بیٹی کوہی ملے گا ۔ ۔

اسلام سوال وجواب

2491